REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۳ محرم سنہ ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۱۷ احسان ۱۳۴۱ ہش ۔ ۱۷ جون ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۳۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۶ جون بوقت ۸ بجے صبح

کل عصر کے قریب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جا سکتی ہے تو وہ اعمالِ صالحہ ہی ہیں

فتح اور نصرت اسی کو ملتی ہے جو متقی ہو

"مَیں اپنی جماعت کو مخاطب کرکے کہتا ہوں کہ ضرورت ہے اعمالِ صالحہ کی۔ خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جا سکتی ہے تو وہ یہی اعمالِ صالحہ ہیں الیہ یصعد الکلم الطیب (سورۃ فاطر) خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِس وقت ہمارے قلم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تلواروں کے برابر ہیں۔ لیکن فتح اور نصرت اسی کو ملتی ہے جو متقی ہو۔ خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کان حقاً علینا نصر المومنین۔ مومنوں کی نصرت ہمارے ذمہ ہے اور لن یجعل اللہ للکافرین علی المومنین سبیلا۔ اللہ مومنوں پر کافروں کو راہ نہیں دیتا۔ اس لئے یاد رکھو کہ تمہاری فتح تقویٰ سے ہے۔ ورنہ عرب تو نرے لیکچرار اور خطیب اور شاعر ہی تھے۔ انہوں نے تقویٰ اختیار کیا، خدا تعالیٰ نے اپنے فرشتے ان کی مدد کے لئے نازل کئے۔ تاریخ کو اگر انسان پڑھے تو اسے نظر آ جائیگا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جس قدر فتوحات کیں وہ انسانی طاقت اور سعی کا نتیجہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک بیس ۲۰ سال کے اندر ہی اندر اسلامی سلطنت عالمگیر ہوگئی۔ اب ہم کو کوئی بتا دے کہ انسان ایسا کر سکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون بھی ہوں۔ متقی کے معنی ہیں ڈرنے والا۔ ایک ترکِ شر ہوتا ہے اور ایک افاضۂ خیر۔ متقی ترکِ شر کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے اور محسن افاضۂ خیر کو چاہتا ہے۔ ...... غرض متقی کا کام ہے کہ برائیوں سے باز آوے۔ اس سے آگے دوسرا درجہ افاضۂ خیر کا ہے۔ جس کو یہاں محسنون کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے کہ نیکیاں بھی کرے پورا راستباز انسان تب ہوتا ہے جب بدیوں سے پرہیز کرکے یہ مطالعہ کرے کہ نیکی کونسی کی ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۷۸ و ۱۷۹)

اخبارِ احمدیہ

— ربوہ ۱۶ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احبابِ جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل عطا فرمائے آمین۔

— ربوہ ۱۶ جون۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے علاج جاری ہے احبابِ جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ضروری اعلان

الفضل کے معیار کو بلند کرنے کے لئے اگر کسی دوست کے ذہن میں کوئی تجویز ہو تو وہ تحریر فرمائیں تاکہ اس پر غور کیا جا سکے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مغربی پاکستان کے ریلوے بجٹ میں ۱/۲-۱۰ کروڑ روپے کا اضافہ

لاہور ۱۶ جون کل شام چھ بجے حکومت مغربی پاکستان کے وزیر خزانہ سید یعقوب شاہ نے ۶۳-۱۹۶۲ء کے لئے ریلوے کا میزانیہ پیش کر دیا۔ آئندہ سال کے اس میزانیہ میں دس کروڑ ۵۵ لاکھ روپے کا منافع دکھایا گیا ہے۔ امسال ریلوے کا میزانیہ پہلی بار صوبائی حکومتوں کے وزیر خزانہ کی طرف سے پیش کیا گیا ہے۔ اسی سال صدر مملکت کے حکم سے ریلوے کا نظم و نسق مرکزی حکومت سے منتقل کرکے دونوں صوبائی حکومتوں کے سپرد کیا گیا تھا۔

جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے عرب ممالک چوہدری ظفر اللہ خاں کی حمایت کریں گے

اقوام متحدہ ۱۶ جون۔ عرب مندوبین جنہوں نے جمعرات کی سہ پہر کو ایک طویل خفیہ اجلاس کیا۔ انہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی صدارت کے لئے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی حمایت کا متفقہ فیصلہ کیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کو کامیاب بنانے کے لئے تدابیر کر رہے ہیں۔ اور دوسروں کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ جون ۱۹۶۲ء

خلافت علیٰ منہاج نبوت

مولوی غلام احمد صاحب پرویز پر علماء کے فتویٰ کفر کے متعلق پرویز صاحب اور مفتی محمد شفیع صاحب کے درمیان جو خط و کتابت ہوئی ہے وہ پرویز صاحب کے ماہنامہ "طلوع اسلام" میں بھی شائع ہوئی ہے اس ضمن میں پرویز صاحب اپنے نظریہ "مرکز ملت" کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

"۱۔ شیعہ حضرات، خلفائے راشدین میں سے پہلے تین خلفاء کے متعلق صحابہ کبارؓ میں سے (باستثنائے چند) سب کے متعلق اور اس زمانے سے لے کر آج تک کے تمام سنی مسلمانوں کے متعلق جو عقائد رکھتے ہیں وہ آپ کے علم میں ہیں! میں انہیں دہرانا نہیں چاہتا ان عقائد کی رو سے یہاں سے لے کر وہاں تک پوری کی پوری (غیر شیعہ) امت اور اس کے اولیاء، صلحاء، اتقیاء، حتیٰ کہ صحابہ کبارؓ کی جو پوزیشن قائم ہوتی ہے وہ ظاہر ہے۔

۲۔ دوسری طرف، ان لوگوں کے متعلق، جو خلافت حضرت صدیق اکبرؓ کو برحق نہیں مانتے سنیوں کا جو فیصلہ ہے وہ بھی آپ کے علم میں ہے اس فیصلہ کی رو سے یہاں سے لے کر وہاں تک شیعہ حضرات اور ان کے ائمہ کبارؒ کی جو پوزیشن قائم ہوتی ہے وہ ظاہر ہے۔

۳۔ خود سنیوں میں سے غیر مقلد (اہل حدیث) آپ مقلدین کے متعلق جو عقیدہ رکھتے ہیں وہ بھی آپ کے علم میں ہے اس عقیدہ کی رو سے امت کے تمام مقلد مسلمانوں اور ائمہ فقہ (بشمول امام اعظم ابو حنیفہؒ) جس مقام میں کھڑے ہو جاتے ہیں اس کا بھی آپ کو علم ہے

۴۔ اور مقلدین، غیر مقلدوں کی نسبت جو عقیدہ رکھتے ہیں اس کی رو سے پوری امت کے اہلحدیث حضرات مع ان کے ائمہ کرامؒ کے جس جگہ پہنچا دیئے جاتے ہیں اسے آپ بخوبی جانتے ہیں۔

۵۔ مقلدین میں سے، دیوبندی حضرات، بریلوی حضرات کے متعلق اور بریلوی حضرات دیوبندی حضرات کے متعلق جو عقیدہ رکھتے ہیں اس کا بھی آپ کو علم ہے اس عقیدہ کی رو سے ان دونوں جماعتوں کے اسلاف رحمہم جس صف میں کھڑے ہو جاتے ہیں اس کے متعلق (کم از کم مجھے تو) لب کشائی کی جرأت نہیں ہو سکتی۔

یہ وہ حضرات ہیں جن کے برملا عقائد کی رو سے، یہاں سے وہاں تک، تمام امت بہ حیثیت مجموعی، دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتی ہے، اس پر ان تمام فرقوں کے ایک دوسرے کے خلاف فتاویٰ شاہد ہیں۔ اور اس میں امت کے مختلف فرقوں کے تمام اولیاء، صلحاء، اتقیاء، حتیٰ کہ صحابہ کبارؓ تک بھی آجاتے ہیں۔

یہ تمام حضرات آپ کے نزدیک نہ صرف مسلمان ہیں بلکہ "علمائے دین" کی فہرست میں شامل اور دوسرے کے کفر و اسلام کا فیصلہ کرنے کے مجاز" (طلوع اسلام مئی جون ۱۹۶۲ء ص ۶۲)

ہم یہاں "فتویٰ" زیر بحث کے متعلق کچھ نہیں لکھنا چاہتے ہم یہاں "خلافت علیٰ منہاج نبوت" کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہیں یہ تو ظاہر ہے کہ پرویز صاحب نے یہ الفاظ مشہور حدیث سے لئے ہیں جو حسب ذیل ہے

"تمہارے دین کی ابتداء نبوت اور رحمت سے ہے اور وہ تمہارے درمیان رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر اللہ جل جلالہ اس کو اٹھالے گا پھر نبوت کے طریقہ پر خلافت ہوگی جب تک اللہ چاہے گا پھر اللہ اسے بھی اٹھالے گا۔

پھر بداطوار بادشاہی ہوگی اور جب تک اللہ چاہے گا رہے گی پھر اللہ اسے بھی اٹھالے گا

پھر جبر کی فرمانروائی ہوگی اور وہ بھی جب تک اللہ چاہے گا رہے گی پھر اللہ اسے بھی اٹھالے گا

پھر وہی خلافت بطریق نبوت ہوگی جو لوگوں کے درمیان نبی کی سنت کے مطابق عمل کرے گی اور اسلام زمین میں پاؤں جمالے گا اس حکومت سے آسمان والے بھی خوش ہوںگے اور زمین والے بھی۔ آسمان دل کھول کر اپنی برکتوں کی بارش کرے گا اور زمین اپنے پیٹ کے سارے خزانے اگل دیگی

(تجدید احیائے دین صفحہ ۲۱ حاشیہ)

ہم یہاں اس بات پر بھی بحث نہیں کرنا چاہتے کہ جب پرویز صاحب احادیث کو سند نہیں سمجھتے تو انھوں نے اس حدیث کے الفاظ کیوں استعمال کئے ہیں ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ پرویز صاحب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت "خلافت علیٰ منہاج نبوت" تھی اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کچھ مشکل نہیں ہے کہ خلافت راشدہ ہی کا دوسرا نام خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے۔ یہ امر بھی مسلّمہ ہے کہ قرون اولیٰ میں صرف پہلے خلفاء ہی خلفائے راشدہ کہلاتے تھے۔ گویا ان چار ولیوں کی خلافت کو خلافت علیٰ منہاج نبوت بھی مانا گیا ہے ان کے بعد سوائے شاید حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے کسی کو خلیفہ راشد تسلیم نہیں کیا گیا ہمیں معلوم نہیں کہ آیا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے لئے بھی خلیفہ علیٰ منہاج نبوت کے الفاظ کسی نے استعمال کئے ہیں یا نہیں۔

جیسا کہ پرویز صاحب کے اوپر کے حوالہ سے ہویدا ہے "مرکز ملت" سے ان کا مطلب خلافت علیٰ منہاج نبوت ہے پیشگوئی مندرجہ بالا میں بتایا گیا ہے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے بعد بداطوار بادشاہی اور بداطوار بادشاہی کے بعد جبریہ اور جبریہ کے زوال کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی ہم اس سوال کو بھی جانے دیتے ہیں کہ آخر میں جو خلافت منہاج نبوت قائم ہوگی آیا اس کی صورت بعینہٖ وہی ہوگی جو خلفائے راشدین کی صورت میں تھی یا مختلف سوال جو پوچھنے والا ہے وہ یہ ہے کہ پرویز صاحب بتائیں کہ آیا موجودہ زمانہ میں اس طرح کی خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو سکتی ہے جس کو آپ "مرکز ملت" کہتے ہیں جس کی اطاعت مرادف خدا اور رسول کی اطاعت سمجھی جائے گی اس ضمن میں ہم آپ کا ہی ایک قول طلوع اسلام کے ایک الشوع سے ذیل میں نقل کرتے ہیں

"اس ضمن میں ممکن العمل طریق وہی ہے جسے یورپ نے اختیار کر رکھا ہے یعنی چرچ اور سٹیٹ کو الگ الگ رکھا جائے" (طلوع اسلام مئی جون ۱۹۶۲ء ص ۵)

نتیجہ یہ نکلا کہ بقول پرویز صاحب کے اس زمانہ میں کوئی بھی ایسا انسان موجود نہیں ہے جو "مرکز ملت یعنی خلافت علیٰ منہاج نبوت" قائم کرنے کا دعویدار ہے اسلئے آپ اوپر کے الفاظ کے بعد فرماتے ہیں کہ:

"ہماری بصیرت کے مطابق اس دشوار ترین مسئلہ کا حل اس کے سوا کچھ نہیں۔ کہ مملکت کے قوانین کی اساس انہی اعلیٰ اقدار کو قرار دیا جائے جو تمام فرقوں کے مسلمانوں کے نزدیک مشترک ہے اور ظاہر ہے کہ وہ قدر قرآن کریم کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ قرآن ہر فرقہ کا ایک ہی ہے سنت اور فقہ (اور اسی بنا پر اسلام) مختلف فرقوں کا الگ الگ ہے" (طلوع اسلام مئی جون ۱۹۶۲ء ص ۵)

اس سے یہ ثابت ہوا کہ نہ تو پرویز صاحب خود خلافت علیٰ منہاج نبوت کا احیا کر سکتے ہیں اور نہ انکی رائے میں کوئی دوسرا فرد یا جماعت ایسی ہے جو ایسی خلافت قائم کرنے کا ادعا رکھتی ہو

چونکہ پرویز صاحب قرآن کریم کے بغیر کسی اور چیز کو سند نہیں مانتے ہم ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ پیش کرتے ہیں

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

یعنی ہم نے ہی یہ ذکر (قرآن کریم) اتارا ہے اور ہم ہی اسکی حفاظت کرنیوالے ہیں کیا پرویز صاحب بتا سکتے ہیں کہ ایسی حفاظت میں وہ "خلافت علیٰ منہاج نبوت" بھی شامل ہے یا کہیں جو آخری زمانہ میں قائم ہونی ہے بالکل ہے کہ جس کی خواہش خود پرویز صاحب کو بھی ہے کیونکہ اگر ان کی خواہش نہیں تو ان کے تمام مقالات جو انھوں نے "نظام ربوبیت" کے متعلق لکھے ہیں تمام کے تمام بیکار سمجھے جائیں گے جیسا کہ ان کے اس حوالے سے ظاہر ہے جو ہم نے اس اداریے کے شروع میں نقل کیا ہے وہ یقیناً یہی خواہش رکھتے ہیں کہ ایک نظام قائم ہو جس کو حدیث میں خلافت علیٰ منہاج نبوت کہا گیا ہے، خواہ وہ اس حدیث کو مانیں یا نہ مانیں جس میں یہ الفاظ بطور پیشگوئی کے وارد ہوئے ہیں مگر چونکہ یہ الفاظ اسی حدیث میں استعمال ہوئے ہیں اس سے لازم آتا ہے کہ اس کے معنی یہی لئے جائیں جو اس حدیث کے سیاق و سباق سے واضح ہوتے ہیں اس حدیث میں سب سے پہلا زمانہ زمانہ نبوت کو بتایا گیا ہے اور اس کے عین بعد کے زمانہ کو خلافت علیٰ منہاج نبوت سے تعبیر کیا گیا ہے اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت زمانہ نبوت کے ساتھ ملحق ہے جب تک خلافت علی المنہاج نبوت کے پہلے زمانہ نبوت نہ ہو خلافت علی منہاج نبوت کا ظہور میں آنا ناممکن نہیں تو مشتبہ ضرور ہے

خواہ آپ مانیں یا نہ مانیں عقلاً اس سے یہ بات یقیناً واضح ہوتی ہے کہ نبوت محمدیہ کا مظاہرہ ایک بار آخری زمانہ میں بھی ظلی رنگ میں ہونا ضروری ہے تاکہ وہ خلافت علیٰ منہاج نبوت کی پیش رو بن سکے بے شک عقل نے آپ کو اس منزل تک تو پہنچا دیا ہے کہ آپ محسوس کرنے لگے ہیں کہ اسلام کا دوبارہ نفاذ بغیر خلافت علیٰ منہاج نبوت کے نہیں ہو سکتا لیکن چونکہ آپ نے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون پر اس زاویہ سے کبھی غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ خود کسی کو مبعوث کر کے حفاظت اسلام کرتا ہے اسلئے آپ وہیں کھڑے رہ گئے ہیں جہاں تک عقل انسانی نے آپ کو پہنچایا ہے اور آگے سوا اس کے کچھ نہیں کہہ سکتے کہ اس زمانہ میں مسلمانوں کے لئے واحد طریق کار یہی ہے کہ وہ مختلف فرق کے درمیان جو چیز مشترک ہے اس سے آغاز کریں آپ کو اس کے سوا کوئی کفر نظر نہیں آتا لیکن اس طریق کے ساتھ جو رکاوٹیں لپٹی ہوئی ہیں ان پر آپ کی نظر نہیں جا سکی مختلف فقہی سوال اپنے اپنے عقائد سے اس طرح چمٹے ہوئے ہیں کہ یہ مشترک اصول بھی ان کو اپنے متفرق عقائد سے ہٹا نہیں سکتا کیونکہ ان متفرق عقائد نے ان کی آنکھوں پر اپنے اپنے رنگ کی عینکیں ایسی سختی سے جما دی ہوئی ہیں کہ وہ اس مشترک چیز یعنی قرآن کریم کو بھی ان عینکوں کے اندر سے ہی دیکھتے ہیں اور انھیں کسی صورت میں علیحدہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ آپ کی غلطی یہ ہے کہ آپ سمجھتے ہیں کہ موجودہ فرقہ بندی صرف فقہی اور حدیثی اختلافات کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے حالانکہ خود قرآن کریم کی مختلف فرقوں نے اپنے اپنے خیال کے مطابق مختلف بلکہ متضاد توجیہات کر رکھی ہیں الغرض فرقوں کے اختلافات کو ہموار کرنا اتنی سادہ بات نہیں ہے جتنی کہ آپ سمجھتے ہیں کہ اگر سب قرآن مجید پر متحد ہو جائیں تو ان کے تمام اختلافات مٹ جائیں گے اور امت میں ایسی وحدت پیدا ہو جائے گی کہ خلافت علیٰ منہاج نبوت خود بخود قائم ہو جائیگی

ایں خیال است و محال است و جنوں

یہ مرض اتنا آسان اور سہل العلاج نہیں ہے جتنا شاید آپ سمجھتے ہوں گے بلکہ حالت یہ ہے

(باقی صفحہ ۴ پر)

نائیجیریا میں اسلام کی تبلیغ واشاعت کے لئے جماعت احمدیہ کی کامیاب مساعی

- ڈیڑھ صد افراد کا قبولِ اسلام
- ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ اسلامی مسائل کی توضیح و تشریح
- مختلف ممالک کے نمائندگان میں اسلامی لٹریچر کی تقسیم
- دو ڈسپنسریوں کے ذریعہ سے خدمتِ خلق کا قابلِ قدر کام

مرسلہ وکالت تبشیر ربوہ

> حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ کی تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی ایک ایسی کتاب ہے جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ ہر اس غیر مسلم کے لئے بھی جو غور و فکر سے کام لے ایک بیش بہا خزانہ ثابت ہو چکی ہے۔ (شمالی نائیجیریا کے وزیر صحت کا بیان)

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا پیغام

دسمبر ۱۹۶۱ء میں احمدیہ مشن نائیجیریا کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے احباب جماعت کے نام ایک خاص پیغام ارسال فرمایا جس میں آپ نے احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلا کر ان سے تبلیغ اسلام کی دردمندانہ اپیل کی تھی۔ یہ پیغام کانفرنس میں پڑھ کر سنایا گیا۔ جناب نسیم سیفی صاحب نے اسی موقعہ پر احباب جماعت سے خصوصاً اور عام مسلمانوں سے عموماً یہ اپیل کی کہ وہ ۱۹۶۲ء کو اسلام کی ترقی کا سال قرار دے کر تبلیغ اسلام میں مصروف ہو جائیں اور عہد کریں کہ سال میں کم از کم ایک شخص کو ضرور مسلمان بنائیں گے۔ بعد میں اخبار Truth میں بھی اس کے متعلق لکھا گیا اور ریڈیو پر تقاریر میں بھی محترم امیر صاحب نے اس کا ذکر کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کا بڑا اچھا اثر رہا۔ احباب اور مشن نے اپنے اپنے کام میں سرگرمی دکھائی۔ چنانچہ سال کی اس پہلی سہ ماہی میں ہی اس کے اچھے نتائج برآمد ہوئے اور ڈیڑھ صد افراد حلقہ بگوش احمدیت و اسلام ہوئے۔

ہفتہ وار تبلیغی اجلاس

ہر ہفتہ کے روز نماز عشاء کے بعد مشن ہاؤس کے سامنے شارع عام پر معمول کے طور پر تبلیغی اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں تقاریر کے علاوہ لٹریچر بھی فروخت اور مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ نیز اجلاس حسب معمول کامیابی سے ہوتا رہا۔ بعض اوقات اس اجلاس کو تربیتی رنگ دے کر لوگوں کو دینی باتیں اور احادیث وغیرہ یاد کرائی جاتی ہیں۔ اس پروگرام میں مبلغین کے علاوہ مکرم ڈاکٹر کرنل محمد یوسف شاہ صاحب اور مقامی دوستوں میں سے جناب حاجی فلادیو صاحب، جناب حمزہ اکنو صاحب، جناب اویانی ڈنڈا صاحب حصہ لیتے رہے۔

اخبارات میں مضامین

یہاں کے دو با اثر اور کثیر الاشاعت اخبارات میں محترم امیر صاحب ہر ہفتہ مضامین لکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک اخبار Morning Post لیگوس سے شائع ہوتا ہے۔ اور دوسرا Daily Mail کانو (شمالی نائیجیریا) سے۔ ان اخبارات میں ہر جمعہ کے روز مسلمانوں کے لئے ایک ایک کالم ہوتا ہے محترم امیر صاحب ان کالموں میں باقاعدگی سے مختلف اہم موضوعات پر مضامین تحریر فرماتے رہے۔

اپنا ہفتہ وار اخبار Truth باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا۔ اس میں بھی تبلیغی اور تربیتی مضامین شائع ہوتے۔ جنوری میں ایک عیسائی پادری O. F. Segun کا ایک مقامی اخبار میں یہ مضمون شائع ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے کسی نبی کی پیشگوئی نہیں کی۔ اس کے جواب میں محترم امیر صاحب نے Truth میں پانچ ایڈیٹوریل لکھے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام کی پیشگوئی کو پوری وضاحت سے بیان کیا۔ اسی طرح ایک کثیر الاشاعت ہفتہ وار عیسائی اخبار Challenge نے چند دوستوں کی باہمی گفتگو کے رنگ میں ایک مضمون لکھا۔ جس میں احمدی اور عیسائی عقائد کا مقابلہ کر کے عیسائی عقائد کی برتری ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی اس کا جواب محترم امیر صاحب نے اسی رنگ میں تحریر فرمایا جو کئی اقساط میں شائع ہوا۔

اس عرصہ میں مکرم ڈاکٹر کرنل محمد یوسف شاہ صاحب انچارج احمدیہ ڈسپنسری لیگوس کا ایک مضمون حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اور خاکسار کے دو مضامین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلطان القلم ہونے اور رمضان المبارک کے متعلق Truth میں شائع ہوئے۔ مکرم بشیر احمد صاحب شمس نے قرآن مجید کی فضیلت پر ایک مضمون لکھا

ریڈیو پر تقاریر

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم امیر صاحب کی ریڈیو نائیجیریا سے متعدد تقاریر نشر ہوئیں عید الفطر کے موقعہ پر آپ کا پیغام بھی لوگوں کو سنایا گیا۔ آپ کا ہفتہ وار پروگرام "اسلامی نقطۂ نظر" ہمارے ملک میں بڑا مقبول ہے۔ اس میں آپ لوگوں کے سوالات کے جوابات اسلامی نقطۂ نظر سے دیتے ہیں۔ ہماری مرکزی مسجد سے مہینہ کے ہر پہلے جمعہ کا خطبہ ریڈیو سے نشر کیا جاتا ہے گویا اس عرصہ میں تین خطبے نشر ہوئے۔ جن میں سے ایک مکرم ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب نے دیا۔ ہمارے دو مقامی دوست جناب امین صاحب اور جناب گیوا صاحب بھی ریڈیو پر کئی اسلامی موضوعات پر انگریزی و مقامی زبان میں تقاریر کرتے رہے۔ رمضان المبارک میں مجھے بھی سفروں کے متعلق ایک تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔

شمالی نائیجیریا کے وزیر صحت کا اظہار خیال

جنوری میں فیڈریشن آف نائیجیریا کی تمام حکومتوں کے وزرائے صحت اور بعض دیگر نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کے ایک اجلاس میں ہم نے بھی شرکت کی۔ اس دوران شمالی نائیجیریا کے وزیر صحت جناب الحاج امین گاینڈیمان سے ملاقات اور گفتگو کا موقعہ ملا۔ ہم نے انہیں لٹریچر بھجوانے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ انگریزی قرآن مجید اسلامی اصول کی فلاسفی اور کچھ اور کتب انہیں بھجوائی گئیں۔ کتب ملنے پر آپ نے مکرم جناب مولانا نسیم سیفی صاحب کے نام ایک خط میں بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ آپ نے شکریہ ادا کرتے

> اسلام کی وہ جلیل القدر خدمات جو جماعت احمدیہ نائیجیریا میں بجا لا رہی ہے وہ اس درجہ کامیاب ہیں کہ بے اختیار دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ آپ کو اسلام اور انسانیت کی خدمت میں ہمیشہ بےنظیر کامیابی عطا فرماتا رہے۔ (وزیر صحت شمالی نائیجیریا)

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے اور اسلام سے دور لوگوں کو اسلام کے قریب لا رہی ہے۔ دوسرے لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کروایئے۔ (منیجر الفضل)

ہوئے فرمایا:۔

"اسلام کی وہ جلیل القدر خدمات جو آپ لوگ نائیجیریا میں بجا لائے ہیں اس درجہ کامیاب ہیں کہ بے اختیار دل سے یہ دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اسلام اور انسانیت کی خدمت کے اس اعلےٰ مقصد میں ہمیشہ ہمیش بے نظیر کامیابی عطا فرماتا رہے مجھے ہمیشہ قرآن مجید پڑھ کر مسرت حاصل ہوتی ہے اور اسلامی اصول کی فلاسفی تو ایک ایسی کتاب ہے جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ ہر اس غیر مسلم کے لئے بھی جو غور و فکر سے کام لے ایک بیش قیمت خزانہ ثابت ہو چکی ہے۔"

نائیجیریا میں دو احمدیہ ڈسپنسریز کا قیام

تبلیغی میدان میں ہسپتالوں کے قیام کو جو اہمیت حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں عیسائیت کے پھیلنے کا ایک بڑا سبب یہی ہسپتال ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جن کے متعلق خدا تعالےٰ کی پیشگوئی تھی کہ وہ اپنے مسیحی نفس سے بہتوں کو بیماریوں سے شفا دے گا نے ابتداء ہی سے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ انہیں روحانی علاج کے ساتھ ساتھ لوگوں کی جسمانی بیماریوں کی بھی فکر کرنی چاہیئے حضور ایدہ اللہ نے اس غرض کے لئے مختلف اوقات میں مختلف طور پر عملی قدم بھی اٹھائے انہی میں سے ایک بیرونی مشنوں کے ساتھ ہسپتالوں کا قیام ہے نائیجیریا مشن اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہے کہ دنیا بھر میں یہ پہلا بیرونی مشن ہے جہاں بیک وقت دو ڈسپنسریاں کامیاب و کامران دن رات مخلوقِ خدا کی خدمت میں مصروف ہیں ان میں سے پہلی ڈسپنسری اس سال جنوری کے شروع میں لیگوس میں قائم ہوئی بفضل خدا ڈسپنسری کی عمارت اور ماحول بہت عمدہ ہے مکرم کرنل ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب اس کے انچارج ہیں یہاں کے ڈاکٹر ان کے تجربہ اور لیاقت سے بہت متاثر ہوتے ہیں آپ بڑی دلجمعی سے اپنے کام میں مصروف ہیں

دوسری ڈسپنسری شمالی نائیجیریا کے ایک مرکزی شہر کانو میں فروری میں شروع ہوئی اس کے انچارج مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ایم بی بی ایس ہیں ان کی عمدہ کارکردگی کی وجہ سے بڑی کثرت سے لوگ علاج کے لئے آنے شروع ہو گئے ہیں اور انہیں ڈسپنسری کو فوری طور پر وسعت دینے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف یہاں پہلے مسلمان ڈاکٹر ہیں اب تک باوجودیکہ یہاں کی آبادی مسلمان ہے کوئی مسلمان ڈاکٹر موجود نہیں تھا ہماری ان ہر دو ڈسپنسریوں کے قیام کی خبریں اخبارات میں شائع ہوتی رہیں اور یہاں کے لوگ عموماً اور مسلمان خصوصاً انہیں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

لیگوس میں دو اہم کانفرنسیں

عرصہ زیر رپورٹ میں لیگوس میں دو اہم کانفرنسیں منعقد ہوئیں ان میں سے پہلی کانفرنس ممالک دولت مشترکہ کی تھی جو کئی روز تک جاری رہی تمام ممبر ممالک کے نمائندگان نے اس میں شرکت کی محترم امیر صاحب اور خاکسار اس کے بعض اجلاسوں میں شامل ہوئے نمائندوں سے گفتگو کا موقع ملا بعض نمائندگان سے ان کی جائے رہائش پر حاضر ہو کر ملاقاتیں کیں لٹریچر بھی دیا گیا اس کانفرنس میں پاکستان کے دو نمائندے بھی تشریف لائے ہوئے تھے ان سے ملاقات ہوئی ہماری دعوت پر وہ مشن ہاؤس تشریف لائے اور قریباً تین گھنٹے یہاں قیام فرمایا۔ مشن کی وسعت کام اور طریق کار کے متعلق معلومات حاصل کر کے بڑی خوشی کا اظہار کیا لٹریچر اور اخبار کی اشاعت سے بہت متاثر ہوئے مکرم امیر صاحب نے انہیں اپنے وہ مضامین بھی دکھائے جو موصوف نے تقسیم ملک کے وقت پاکستان کے حق میں مختلف مقامی اخبارات میں شائع کرائے تھے اس کا بھی ہر دو نمائندگان پر بڑا اچھا اثر ہوا۔

دوسری کانفرنس آزاد افریقی ممالک کی تھی جو یہاں کے لحاظ سے بڑی اہم تھی اور بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوئی بیس ممالک کے سربراہوں نے اپنے ضروری عملہ کے ساتھ اس میں شرکت کی اور باہمی دلچسپی کے امور میں تعاون و رابطہ کے متعلق غور و فکر کیا سربراہوں کی کانفرنس سے چند روز پہلے انہی ممالک کے وزرائے خارجہ کا ایک جلسہ ہوا جس میں اصل کانفرنس کے لئے ایجنڈا تیار کیا گیا اس طرح اس موقع پر بیرونی ممالک کے بہت سے بااثر لوگ لیگوس میں جمع تھے مشن نے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی پوری پوری کوشش کی اور بہت سے لوگوں تک پیغام حق پہنچایا سربراہان ممالک اور ان کے ساتھیوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے جماعت کی طرف سے ایک پمفلٹ شائع کیا گیا جس میں مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں باہمی تعاون کے متعلق اسلامی تعلیم سے مختصر طور پر روشناس کرایا گیا تھا اس پمفلٹ کی وسیع اشاعت کی گئی کانفرنس کے ایام میں یہ تقسیم کیا جاتا رہا اس کے علاوہ ہر ایک سربراہ مملکت کو کتب کا ایک ایک سیٹ پیش کیا گیا انگریزی زبان کے علاوہ عربی اور فرنچ لٹریچر بھی ان میں رکھا گیا کیونکہ ان میں بہت سے لوگ عربی اور فرنچ بولنے والے ممالک سے تعلق رکھتے تھے اس موقعہ پر منعقد ہونے والی بہت سی تقاریب میں (جن میں گورنر جنرل اور سلطان لیگوس کی دعوتیں بھی شامل ہیں) ہم شریک ہوئے اور اس طرح کئی سربراہوں اور دوسرے لوگوں کو احمدیت سے روشناس ہونے کا موقع ملا۔ اس کانفرنس میں سیرالیون کے جس وفد نے اپنے ملک کی نمائندگی کی اس میں سیرالیون کے ایک احمدی دوست بھی شامل تھے آپ کا اسم گرامی کانڈے بورے ہے یہ نہایت مخلص اور پرانے احمدی ہیں آجکل آپ سیرالیون کی مرکزی کابینہ میں وزیر مواصلات ہیں کانفرنس کے دوران آپ دو دفعہ مشن ہاؤس تشریف لائے اور کافی دیر تک قیام فرمایا نیز محترم ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب کی دعوت پر آپ ڈسپنسری دیکھنے بھی تشریف لے گئے عمدہ ساز و سامان اور حسن ترتیب کو دیکھ کر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ (باقی)

معاصرین کی آراء

خدائی کی سطح تک

بدقسمتی سے آج پاکستان کے اندر اقبال سے عقیدت رکھنے اور اسے فکری اعتبار سے عظیم پاکستانی رہنما سمجھنے کی تشریح یہی معتبر سمجھی گئی ہے کہ اقبال کی نسبت یہ قرار دے لیا جائے کہ وہ خود پاکستان ہے اور اس کی نسبت حرف زنی خود ہی تنقید ہے اور یہ تنقید پاکستان کی سالمیت کے منافی ہے۔ بلا مبالغہ پاکستان میں اس خیال نے قطعی واقعہ کی حیثیت اختیار کر لی ہے چونکہ اقبال پاکستان کے تصور کا خالق ہے اس لئے اس کا ناقد خود پاکستان کا ناقد اور پاکستان کی سالمیت کا دشمن ہے

چلیے اس امر میں ہم آپ سے متفق ہیں کہ حضرت علامہ اقبال پاکستان کے تصور کے خالق ہیں اور پاکستان بطور ایک نظریہ کے انہی کی فکری صلاحیتوں کی تخلیق ہے مگر یہ کتنی عجیب بات ہے کہ آپ نے حضرت ممدوح کے ایک فکری شاہکار کی بنیاد پر جو اقبال ایسے مفکر سے کبھی بعید نہیں اسے مرفوع التنقید قرار دے دیا اور اسے خدائی کی سطح تک لے جانے لگے۔ (شہاب ۱۰ جون ۶۷ء صفحہ ۱۲)

ایک بے مغز بحث

سرگودھا علاقہ پنجاب (پاکستان) کی خبر ہے کہ شہر میں بڑا معرکہ کا مناظرہ ہونے والا تھا اور جس کے لئے بڑے بڑے پہلوان خم ٹھونک کر دنگل میں اترنے والے تھے بالآخر اسے ضلع کے حاکم نے قانون تحفظ و امن عامہ کے تحت روک دیا اور فلاں مولوی صاحب کا داخلہ شہر میں تین مہینے کے لئے بند کر دیا اور فلاں مولوی صاحب کی زبان بندی تین مہینے کے لئے کر دی ۔۔۔ مناظرہ موحدوں مشرکوں کے درمیان نہیں مسلموں غیر مسلموں کے درمیان ہونے والا نہ تھا دونوں فریق مسلمان ہی کیا معنی فرقہ اہل سنت ہی سے تعلق رکھتے تھے بلکہ اس سے بھی محدود تر، مسلک حنفیہ دیوبندی کے پابند تھے! اس پر بھی تیاریاں اس غضب کی اور زور شور اس قدر کہ گویا جنگ کفر و اسلام کے درمیان ہے! مسئلہ زیر بحث صرف یہ کہ وفات کے بعد رسول اللہ صلعم کی زندگی کی تفصیلی نوعیت کیا ہے؟ آیا زندگی اسی جسد ظاہری مادی کے ساتھ ہے؟ یا حیات جسم لطیف برزخی کے ساتھ! ایک فریق ادھر تھا ایک فریق اُدھر اب فرمائیے کہ اس تفصیل در تفصیل کا مکلف شریعت نے کب کیا ہے؟ شریعت نے نہ ہی عقل سلیم نے بھی اس کے وجوب کا فتویٰ کب دیا ہے! ظاہر ہے کہ عظمت، حرمت و تقدیس نبوی کی تسلیم کے بعد آگے کا اعتقاد ہر ایک کی اپنی فہم، وجدان و یافت کے ماتحت ہوتا ہے اللہ ہر صورت پر قادر ہے اور حیات

بجز ۳۰ اب جس صورت میں بھی ہے، ممتاز ترین ہے اور ہم عامیوں کے فہم و ادراک سے اس کی تفصیل بالاتر ہے ۔۔۔ ٹھیک اسی طرح جیسے معراج نبوی جس صورت میں بھی واقعہ ہوئی ہو بہر حال عام عقل انسانی کے لئے معجزہ تھی اور خود وحی نبوت کی بھی تفصیلی معرفت تک ہم امتیوں کا ذہن کب پہنچ سکتا ہے

عارف رومی نے کیسی سچی بات ہر ایسے نازک موقع اور دقیق مسئلہ کے لئے فرما دی ہے ؎

در نیابد حال پختہ ہیچ خام
پس سخن کوتاہ باید والسلام

۵ برس کا بچہ ۲۵ سالہ جوان کے جذبات اور جذباتی لذات کا کیا ادراک کر سکتا ہے آٹھویں درجہ کا طالب علم۔ ایم اے اور پی ایچ ڈی کے طلبہ منتہی کے حقایق و دقایق کے لئے مغز کہاں سے لا سکتا ہے ۔۔۔ کوئی کچا کسی پختہ کے خیال تک رسائی کیسے حاصل کر سکتا ہے بس سلامتی خاموشی اور ایمان اجمالی ہی میں ہے۔

(صدق جدید ۸ جون ۱۹۶۷ء)

بقیہ لیڈر

صفحہ ۲ سے آگے

کہ ع

ہوا میں لفظ در دجس پہلو سے الٹو درد ہے

انسان پر آج وہ عالم چھایا ہے جس کو قرآن کریم میں

ظهر الفساد فی البر و البحر

بیان کیا گیا ہے آج کسی عقلمندی کی عقلمندی کام نہیں دے سکتی اور نہ کسی لقمان کا کوئی نسخہ کارگر ثابت ہو سکتا ہے آج وہ حالت ہے جب خود اللہ تعالےٰ زمین پر نازل ہو کر انسان کو خود اپنے تیار کئے ہوئے جہنم سے اپنے ہاتھ سے بچاتا ہے جب وہ کسی کو مبعوث کرتا ہے!

درخواستہائے دعا

محترمہ خالہ جان اہلیہ مرزا اعظم بیگ صاحب آف حیدرآباد سندھ کو شدید شوگر اور بائیں طرف پہلو میں MUSCULAR DISORDER کی تکلیف ہو گئی ہے جس کی وجہ سے وہ بہت بے چین ہیں احباب کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(خاکسار رفیق احمد اختر ربوہ)

۔ خاکسار عرصہ ایک سال سے معطل ہے اور عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ باعزت مقدمہ سے بری فرمائے۔

(عبد الغفور باغبانپورہ لاہور)

محترم ملک محمد شفیع صاحب آف چونڈہ

از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب قمر ایڈووکیٹ ـــــ ربوہ

عصر حاضر میں جن لوگوں نے صدق دل سے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہم دیکھتے ہیں ان کی زندگی میں فی الواقع ایسی نمایاں تبدیلی اور تغیر پیدا ہو گیا کہ جس کی مثال فی زمانہ دوسرے لوگوں میں ملنی مشکل امر ہے اور سچ تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس صحابہؓ اور ایسے ہی دیگر مخلصین سلسلہ کے حالات زندگی واقعی دوسرے لوگوں کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہیں اور ضرورت اس امر کی ہے کہ جن سعادتمند انسانوں نے قبول احمدیت کے بعد اپنی زندگیوں میں ایک پاک اور روحانی تبدیلی پیدا کی ہے ان کی وفات کے بعد ان کے اخلاق و اعمال کا تذکرہ جاری رہے۔ تا آئندہ آنے والی نسلوں کو علم ہو سکے کہ ہمارے روحانی آباؤ اجداد کن کن اوصاف سے متصف تھے۔ اور اس طرح وہ بھی اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کر سکیں۔

بمصداق ارشاد خاکسار حضرت رسول پاک محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اذکروا موتٰکم بالخیر کو پیش نظر رکھتے ہوئے سلسلہ حقہ احمدیہ کے ایک فدائی اور مخلص دوست محترم ملک محمد شفیع صاحب آف چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے کسی قدر حالات زندگی ہدیہ قارئین کر رہا ہے۔ محترم ملک صاحب مرحوم کی وفات گذشتہ دنوں مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۶۲ء کو تقریباً ساٹھ برس کی عمر میں ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم اگرچہ صحابی تو نہ تھے لیکن اس میں شک نہیں ہے کہ ان کے اندر صحابہ کے سے کئی ایک اوصاف ضرور پائے جاتے تھے۔ مرحوم نے کافی عرصہ سے وصیت کر رکھی تھی اور وصیت سے متعلق شرائط کو پورا کرنے میں ہر وقت کوشاں رہتے تھے۔ جو لوگ محترم ملک صاحب مرحوم کے عالم شباب کے زمانہ کے واقف ہیں ان کا کہنا ہے کہ مرحوم اپنی جوانی کے ایام میں بھی ایک نیک اور متقی انسان تھے شاید یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں عہد جوانی میں ہی احمدیت ایسی نعمت عظمٰی سے نوازا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس تعلیم کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائی

محترم ملک صاحب مرحوم ابتداء میں اپنے خاندان میں سے اکیلے ہی احمدی ہوئے تھے

قبول احمدیت کے بعد رشتہ داروں کی طرف سے انہیں گوناگوں تکالیف و مصائب کا سامنا کرنا پڑا لیکن اس کے بالمقابل مرحوم نے صبر و استقامت کا مثالی نمونہ قائم کر دکھایا۔ محترم ملک صاحب مرحوم کی جوں جوں مخالفت بڑھتی ان کا احمدیت پر ایمان و یقین اور بھی بڑھتا جاتا۔

علاوہ فرض نمازوں کی ادائیگی کے محترم ملک صاحب مرحوم اپنے عہد جوانی سے ہی ذکر الٰہی اور نماز تہجد کے سختی سے عادی تھے چنانچہ اکثر دفعہ رات کی تاریکی میں آپ مسجد احمدیہ چونڈہ میں آستانۂ رب العزت پر سجدہ ریز پائے گئے۔ دعائیں بہت کیا کرتے تھے ان کی دعائیں زیادہ تر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت و عافیت۔ مبلغین احمدیت کی کامیابی اور اسلام و احمدیت کے غلبہ سے متعلق ہوا کرتی تھیں۔ مرحوم اپنی زندگی میں جماعت احمدیہ چونڈہ کے سالہا سال تک پریذیڈنٹ رہے ہیں۔ نہایت اخلاص کے ساتھ جماعتی کاموں کو آخری وقت تک سرانجام دیا۔ باقاعدگی کے ساتھ تفسیر کبیر اور سلسلہ کی دوسری کتب کا درس دیا کرتے تھے۔ سلسلہ کے لٹریچر کے مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ جمعۃ المبارک کے دن بالخصوص اور دیگر دنوں میں بالعموم مسجد کی صفائی کا خیال رکھتے تھے اور اکثر اوقات خود ہی صفائی کرتے اور صفیں بچھاتے تھے اور اس کام کے کرنے میں قطعاً کسی قسم کی ہچکچاہٹ اور شرم محسوس نہ کرتے تھے بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ شاید ایسے نیکی اور ثواب کے کام ہی خاتمہ بالخیر کا باعث ہوں مرحوم کو تبلیغ دین کا بھی کافی شوق تھا۔ اللہ تعالےٰ نے کمال ذہانت اور قابلیت ودیعت کر رکھی تھی باوجود اس کے کہ کوئی زیادہ تعلیمیافتہ نہ تھے تاہم روحانی امور کے سمجھنے اور سمجھانے میں خاص ملکہ رکھتے تھے نہایت حکمت اور دانشمندی کے ساتھ دوسروں تک پیغام حق پہنچاتے۔ گفتگو کچھ ایسے انداز میں فرمایا کرتے تھے کہ سعید الفطرت انسان متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ مرحوم میں مہمان نوازی کا وصف نمایاں پایا جاتا تھا جب کبھی ملتے نہایت خندہ پیشانی سے ملتے اور بوقت ملاقات ان کے چہرہ پر خوشی و مسرت کے آثار ہویدا ہوتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص خدام کا خاص طور پر ادب و احترام کیا کرتے تھے مرکز احمدیت سے دلی وابستگی اور کمال درجہ محبت رکھتے جب کوئی مرکزی نمائندہ بغرض دورہ ان کے ہاں آتا تو اسے مل کر راحت محسوس کرتے تھے اور اس کی خدمت کرنا اپنے لئے عین سعادت سمجھا کرتے تھے مالی قربانیوں اور صدقہ و خیرات میں اکثر حصہ لیتے تھے کسی انسان کو تکلیف میں پا کر اپنی حتی الوسع مدد کیا کرتے تھے غرض مومن انسان کو جن دینی باتوں کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے وہ امور محترم ملک صاحب مرحوم کے ہمیشہ مدنظر رہتے تھے

مرحوم نے اپنی اولاد کی خاص طور پر تربیت کی ہے۔ اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ محترم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم کی اولاد احمدیت کے رنگ میں رنگین اور دینی کاموں میں اکثر پیش پیش رہتی ہے۔ چنانچہ ان کی ایک صاحبزادی محترمہ استانی خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار بھٹہ ہیں جو تقسیم ملک کے بعد سے اپنے خاوند کے ساتھ قادیان میں ہی مقیم ہیں۔ اور لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہیں۔ اسی طرح محترم ملک صاحب مرحوم کے چاروں لڑکے خدا تعالےٰ کے فضل سے مخلص اور دیندار نوجوان ہیں عزیزم ملک مشتاق احمد صاحب تو کئی ایک مقامات پر قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت میں سلسلہ کی خدمات بھی بجالا چکے ہیں

مختصر یہ کہ محترم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم آف چونڈہ میں بہت سی خوبیاں پائی جاتی تھیں اور ان کا وجود جماعت احمدیہ چونڈہ کے لئے نہایت مفید وجود تھا۔ افسوس ہے کہ ان کی وفات سے مقامی جماعت کو بڑا نقصان پہنچا ہے اور جماعت کے احباب ایک مخلص اور دین کے فدائی انسان سے محروم ہو گئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ محترم ملک صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے اور انہیں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو توفیق دے کہ وہ اپنے مخلص مرحوم باپ کے نقش قدم پر چلکر پہلے سے کہیں بڑھکر دین کے خادم ثابت ہوں اور صبر و استقامت کا دامن کبھی نہ چھوڑیں آمین اللّٰھم آمین

اعلانات دار القضاء

۱۔ مکرم محمد امجد خانصاحب ایگزیکٹو انجینئر ۲۹ مین روڈ سمن آباد لاہور لکھتے ہیں کہ ہمارے والد ماجد مکرم و محترم جناب ڈاکٹر محمد انور خانصاحب سابق امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ ضلع لائلپور ۱۰ اگست ۱۹۶۱ء میں اپنے حقیقی مولا کے حضور چلے گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی ملکیت میں ایک مکان واقع دار الصدر غربی قطعہ ۲/۱ رقبہ دو کنال چند مرلہ موجود ہے۔ مرحوم کے ورثاء ہم پانچ بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں (۱) محمد امجد خان۔ (۲) محمد اسلم خان (۳) محمد سعید خان ارشد (۴) محمد صفدر خان (۵) محمد اکرم خان (۶) ثریا خانم (۷) امۃ السلام (۸) شمیم اختر (۹) عطیہ خانم یہ مکان مع زمین ہمارے نام منتقل کیا جائے۔ سو اگر کسی وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دار القضاء)

۲۔ اطلاع ملی ہے کہ مکرم صوفی بشیر احمد صاحب ایس۔ڈی۔او ولد مکرم صوفی کرم الٰہی صاحب آف لاہور فوت ہو چکے ہیں۔ اور یہ کہ مرحوم کے نام قطعہ ۱۶/۱ محلہ دار الفضل ربوہ چار کنال اراضی الاٹ شدہ ہے۔ مرحوم کے ورثاء ایک بیٹی امۃ الحفیظ صاحبہ اور پانچ بیٹے مکرم سعید احمد صاحب۔ رشید احمد صاحب۔ منور احمد صاحب۔ ظفر احمد صاحب اور خورشید احمد صاحب درخواست کرتے ہیں کہ یہ اراضی ہماری والدہ محترمہ سکینہ بانو صاحبہ کے نام منتقل کر دی جائے۔ اس تحریر پر مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ سابق مقیم کراچی کی تصدیق درج ہے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دار القضاء)

۳۔ محترمہ رحمت نور صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبد الغنی صاحب سب انسپکٹر پولیس ساکن دار الرحمت غربی لکھتی ہیں کہ میرے خاوند موصوف وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے امانتی کھاتہ ۶۵۵ امانت تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ میں مبلغ ۱۰۷۵-۸ روپے جمع ہیں۔ یہ رقم میرے اور بچوں کے اخراجات کے لئے میرے نام منتقل کر دی جائے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دار القضاء)

درخواست دعا:- میرے نانا جان مکرم لفٹنٹ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب آف چک ۹۷ گ ب ضلع لائلپور (حال ربوہ) عرصہ دس سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے ان کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبد الحلیم طاہر ربوہ)

"چشمہ مسیحی" کے امتحان کا نتیجہ

(قسط نمبر ۲)

حافظ آباد

غلام احمد صاحب پٹسالنویس	سیکنڈ
محمد صدیق صاحب نعیم	فرسٹ
غلام محمد صاحب مجید	″

لائل پور شہر

غلام دستگیر صاحب	سیکنڈ
محمد نذیر صاحب لاہور ہاؤس قادیان	″
سید حاکم شاہ صاحب	″
محمد الدین صاحب عاجز	″
عبدالرشید صاحب بھٹی	فرسٹ
عطا حسین شاہ صاحب	سیکنڈ
صوفی محمد طالب صاحب	فرسٹ
غلام علی صاحب جاوید کیپ میکر	سیکنڈ
فضل کریم صاحب میڈیکل سٹور	فرسٹ
شیخ عبدالعزیز صاحب	″
شیخ سمیع اللہ صاحب	سیکنڈ

کوئٹہ

احمد الدین صاحب	″
سید عبدالرشید صاحب	″
محمد عیسیٰ خاں صاحب	فرسٹ
صوبیدار محمد شریف احمد صاحب	″
محمد احمد صاحب مولوی فاضل	″ دوئم
صوبیدار نواب الدین صاحب	″
محمد نصیب صاحب عارف	″
مرزا محمد فاضل صاحب	سیکنڈ
غلام مصطفےٰ صاحب صادق	فرسٹ
چوہدری محمد عبداللہ صاحب	سیکنڈ
قاضی شریف الدین صاحب	″
عبدالحق جنجوعہ	″

کنری

غلام مرتضےٰ خاں صاحب	فرسٹ
عبدالعزیز صاحب ٹمبر مرچنٹ	″
سید عمر شاہ صاحب	سیکنڈ
ماسٹر محمد شریف صاحب	″
ماسٹر فضل الرحمٰن صاحب طارق	فرسٹ

ننکانہ

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب	فرسٹ
ماسٹر خیر الدین صاحب	سیکنڈ
محمد خاں صاحب ٹیچر	″

سانگلہ ہل

چراغ حسین صاحب	″
برکت علی صاحب	تھرڈ
ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب	سیکنڈ

ظفر آباد لوٹکہ

سردار محمد صاحب	″

سرگودھا

رحمت علی صاحب مسلم ایم۔اے	فرسٹ

بھوبھٹی

محمد اکمل صاحب	سیکنڈ

لاڑکانہ

محمد حیات صاحب چوہدری	″

سکھر

قریشی عبدالرحمٰن صاحب	فرسٹ
صوفی محمد رفیع صاحب	سیکنڈ

ملتان شہر

خاں عبدالرحیم خاں صاحب	″
ماسٹر امیر احمد صاحب	″
مرزا نذیر احمد صاحب	فرسٹ
ملک شیر محمد صاحب مجوکہ	سیکنڈ
چوہدری علی احمد صاحب	″
میاں غلام رسول صاحب	فرسٹ
عبدالرؤف صاحب	″

کراچی

شیخ محمد یعقوب صاحب	″
ڈاکٹر جلال الدین صاحب	سیکنڈ
چوہدری عبدالعزیز صاحب	″
چوہدری نذیر احمد صاحب	فرسٹ
میر امان اللہ صاحب	″
صوفی عبدالحکیم صاحب	سیکنڈ
مستری کرم الدین صاحب	″
چوہدری فیض عالم خاں چنگوی	فرسٹ
چوہدری احمد جان صاحب	″
محمد عبداللہ مہر صاحب	سیکنڈ
چوہدری ظفر الحسن صاحب	فرسٹ
صوفی عبدالرحمٰن صاحب	سیکنڈ
قریشی بشیر احمد صاحب دہلوی	″
خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب	″
چوہدری فضل الرحمٰن صاحب	فرسٹ
سید محمد یوسف شاہ صاحب	″
چوہدری عزیز اللہ صاحب	سیکنڈ
محمد ابراہیم صاحب بداگلپوری	″
چوہدری عبدالمجید صاحب	″
آفتاب احمد صاحب بسمل	فرسٹ
حاجی عبدالکریم صاحب	″
قریشی عبدالغنی صاحب	سیکنڈ
چوہدری سلطان محمود صاحب	″
محمد حمید احمد صاحب	″
ملک نصیر احمد صاحب	فرسٹ
شیخ بہادر علی صاحب	تھرڈ
عبدالواحد صاحب صدیقی	سیکنڈ
محمد شفیع خاں صاحب نجیب آبادی	فرسٹ
مولوی صدرالدین صاحب کھوکھر	″
چوہدری احمد مختار صاحب	سیکنڈ
عبدالقاسم خاں صاحب بنگالی	تھرڈ
عبدالحمید صاحب	فرسٹ
تقی الدین صاحب	تھرڈ
عبدالسلام صاحب	فرسٹ

آنبہ کرم پورہ

عبدالرحمٰن صاحب	سیکنڈ
ملک محمد موسےٰ صاحب	تھرڈ

منٹگمری

عبدالحق صاحب ناصر	سیکنڈ
ایم عبدالکریم صاحب	″
میاں عزیز اللہ صاحب	فرسٹ
منشی نور محمد صاحب احمدی	سیکنڈ
ماسٹر علی محمد صاحب مسلم	فرسٹ
ملک نذیر احمد خاں صاحب	سیکنڈ
شیخ محمد عبدالرشید صاحب	فرسٹ
مرزا احمد بیگ صاحب	سیکنڈ

بشیر آباد اسٹیٹ

ماسٹر ممتاز احمد صاحب ہاشمی	سیکنڈ
محمد صادق صاحب	″
پیر محمد صاحب اکاؤنٹنٹ	فرسٹ
محمد عبداللہ صاحب	سیکنڈ
حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل	″

حسن باڈہ

محکم الدین صاحب	″

کامیاب طلباء اور طالبات کی خدمت میں مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو جماعت ہشتم اور نہم میں کامیاب فرمایا ہے۔ ان کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے ایسے خوشی کے موقعوں پر ارشاد فرمایا ہوا ہے کہ۔ "امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا تعالیٰ کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔" کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات کے والدین اور سرپرستوں کو چاہئیے کہ اپنے پیارے آقا کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ تاکہ اس کے نتیجہ میں ہم اپنے پیارے آقا کے حسب ذیل منشاء کو جلد پورا ہوتا دیکھ لیں۔ کہ

"ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی غلامی میں تمام غیر ممالک داخل ہو جائیں"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزم حسن بیان راولپنڈی کے تحت ایک تقریری مقابلہ

اتوار مورخہ ۱۳ مئی کو صبح ساڑھے آٹھ بجے بزم حسن بیان کا ایک اجلاس مسجد نور راولپنڈی میں منعقد ہوا۔ جس میں "خلافت کی اہمیت" کے موضوع پر ایک تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم دین محمد صاحب شاہد ایم اے نے فرمائی۔ چار مقررین نے اس مقابلہ میں حصہ لیا اور اپنے اپنے انداز میں خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر اجلاس نے نہائت احسن پیرایہ میں مسئلہ خلافت اور اسکی اہمیت کو قرآن کریم۔ احادیث اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور تاریخ سے مثالیں دیں۔ انبیاء اولیاء خلیفہ خدا تعالیٰ کا نائب ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ مومنین کے ذریعہ اسے چنتا ہے۔ اس سے قوم کی زندگی وابستہ ہوتی ہے۔ جو اس کی مکمل اطاعت میں مضمر ہے۔ اور یہ کہ اس کا عزل کسی صورت میں بھی ممکن نہیں۔

نتیجہ کی رو سے اس مقابلہ میں نذیر احمد صاحب سیالکوٹی اوّل اور افتخار احمد صاحب دوئم قرار پائے دعا کے ساتھ یہ اجلاس ختم ہوا۔

(نامہ نگار)

دعائے مغفرت

میرے والد متاع محمد صاحب بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں۔ ہمارے چک ۳۵ شمالی کے چند افراد کے سوا اور کوئی احمدی نہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے نیز احباب سے جنازہ غائب پڑھنے کی بھی درخواست ہے۔

(عبدالرحمٰن چک ۳۵ شمالی ضلع سرگودھا)

آپ کی خدمت کیلئے ربوہ میں "سروس" موجود ہے۔ ربوہ الیکٹرک سروس گولبازار ربوہ

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔

(اسسٹنٹ سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۵۳۵۔ میں سیدہ طاہرہ نواز زوجہ سید محمد نواز احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۴ء ساکن ۵۰۔ جی۔ اے۔ ایف۔ کورنگی کریک ڈاکخانہ کراچی ۲ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے۔ میرا زیور وغیرہ کچھ نہیں ہے اور نہ ہی میری کوئی جائداد ہے میں اپنے حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۶/۱/۶۲ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ سیدہ طاہرہ نواز گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۵۳۶۔ میں قمر النساء بیگم زوجہ مولوی محمد نواز صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2-692/ک سعود آباد کالونی کراچی نمبر ۲۷ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۱/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ میرے خاوند کی طرف واجب الادا ہے۔ ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ ۱۔ ہار طلائی ایک عدد وزن ۲ تولہ۔ ۲۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۱/۴ تولہ جملہ وزن ۲ ۱/۴ تولہ قیمت ۔/۲۹۰ روپیہ ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۱/۱/۶۲۔ الامۃ قمر النساء بیگم۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۵۳۷۔ میں حاجی کریم بخش ولد جیون خاں قوم جانڈیہ بلوچ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن قمر آباد ڈاکخانہ مورو ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۷/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائداد ۱۴ ایکڑ زمین واقع کرپ تعلقہ نوشہرو فیروز ضلع نواب شاہ میں ہے۔ اس کی موجودہ جائداد اندازاً ۔/۹۰۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ میری آمد تجارت سے بھی ہے اور میں نے تجارت میں اندازاً ۔/۲۵۰۰۰ ہزار روپیہ لگایا ہوا ہے ایک چکی ہے جس کی مالیت مبلغ دس ہزار روپیہ ہے اس میں میرا ۱/۴ حصہ ہے۔ ۔/۲۵۰۰ روپیہ میرے حصہ میں آتے ہیں جس سے مجھے مبلغ ۔/۵۰۰ روپیہ سالانہ آمد ہے۔ علاوہ اس کے میرا مکان جس میں رہائش رکھتا ہوں یہ مکان قمر آباد میں واقع ہے اس کی قیمت اندازاً ۔/۲۰۰۰ روپیہ ہے۔ ایک قطعہ زمین میں نے مورو شہر میں خرید کیا ہوا ہے ابھی اس میں کوئی مکان وغیرہ نہیں بنایا پلاٹ پڑا ہوا ہے۔ اس کی اندازاً قیمت ۔/۱۵۰۰ روپیہ ہے۔ یہ کل جائداد ۔/۴۰۰۰۰ روپیہ بنتی ہے اس تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائداد میں سے کوئی رقم داخل خزانہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو وہ رقم اس میں سے منہا کر دی جائے گی۔ اس کے علاوہ جو بھی میری آمد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازندگی ادا کرتا رہوں گا۔ العبد حاجی کریم بخش۔ گواہ شد چوہدری عبد الرحمٰن انسپکٹر وقف جدید حلقہ سندھ موصی نمبر ۱۲۸۳۰ جالپور حال قمر آباد۔ گواہ شد قمر الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قمر آباد برادر اکبر حاجی کریم بخش ۳۱/۷/۶۱۔ گواہ شد نواب الدین کمیشن پنشنر ربوہ حال وارد قمر آباد۔

نمبر ۱۶۵۳۸۔ میں نذیر احمد ولد محمد ابراہیم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کریم نگر فارم ڈاکخانہ خاص کریم نگر ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ اور غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میرا گزارہ ملازمت پر ہے جو کہ ۔/۹۰ روپے اور ایک من غلہ ماہوار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میری یہ وصیت آئندہ زائد آمد پر بھی حاوی ہوگی جس کی اطلاع آمد کے بڑھ جانے پر دیتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان مالک ہوگی۔ العبد نذیر احمد۔ گواہ شد محمد صادق ولد پیر محمد اکاؤنٹنٹ سیکرٹری مال کریم نگر فارم ٹاہلی گواہ شد محمد بوٹا ولد فضل دین سیکرٹری اصلاح وارشاد کریم نگر فارم ٹاہلی۔

نمبر ۱۶۵۳۹۔ میں قمر الدین ولد فیروز دین قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم نگر فارم ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائداد نہیں میرا گزارہ ملازمت پر ہے۔ جو کہ ۔/۹۰ روپے اور ایک من غلہ ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں تازیست ۱/۱۰ حصہ اپنی آمدنی کا صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا نیز میری یہ وصیت آئندہ زائد آمد پر بھی حاوی ہوگی جس کی اطلاع آمد کے بڑھ جانے پر دیتا رہوں گا نیز میرے مرنے پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد قمر الدین۔ گواہ شد محمد بوٹا موصی نمبر ۱۳۲۲۰ ۲۹/۹/۶۱۔ گواہ شد محمد صادق موصی نمبر ۱۰۸۲۹۔

نمبر ۱۶۵۴۰۔ میں عبد الماجد شاہد ولد چوہدری عبد الواحد قوم منہاس پیشہ سروس عمر ۲۵ ۱/۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لطیف آباد ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۹/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت بذریعہ ملازمت ۔/۲۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عبد الماجد شاہد ولد چوہدری عبد الواحد صاحب بی اے نائب ناظر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد برکت اللہ محمود مربی سلسلہ احمدیہ مقیم حیدر آ[باد] موصی نمبر ۱۲۲۰۔ گواہ شد عبد الغفار امیر جماعت احمدیہ ضلع حیدر آباد۔

نمبر ۱۶۵۴۱۔ میں شہاب الدین ولد امیر علی خاں قوم کھٹی راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن لاہینی ظفر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ لوطفہ ضلع حیدر آباد صوبہ مغربی پاکس[تان] بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گزارہ صرف جائداد کی آمد پر ہے۔ اور میری موجودہ جائداد حسب تفصیل ذیل ہے۔ زمین آٹھ ایکڑ ہری د... لاہینی ظفر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد سندھ یہ زمین مستقل مالکی نہیں ہے۔ اس کی آمد سالانہ تقریباً چار صد روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہو اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ فقط الراقم الحروف سید محمد امین شاہ معلم اصلاح وارشاد ربوہ۔ العبد نشان انگوٹھا شہاب الدین ولد امیر علی خاں۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ولد سید رمضان شاہ مرحوم کارکن دفتر وصیت ربوہ گواہ شد عبد ال... بھٹی ولد شہاب الدین صاحب۔

نمبر ۱۶۵۴۲ میں مولوی اللہ دتہ صاحب ولد غلام محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ دکاندار عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن ۱۲۳/P ... ۱۲۵/P ضلع رحیم یار خاں صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت بذریعہ دکانداری دیہات مبلغ ۔/۳۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط الراقم الحروف حکیم غلام رسول معلم وقف ... موضع جھول ضلع رحیم یار خاں ۹/۱۱/۶۱۔ العبد مولوی اللہ دتہ معذور ولد غلام محمد چک ۱۲۳/P ڈاکخانہ چک ۱۲۵/P ضلع رحیم یار خاں۔ گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد بشیر احمد ولد غلام محمد برادر حقیقی چک ۱۲۳/P ضلع رحیم یار خاں۔

امریکی عوام نہرو حکومت کی پالیسی سے بیزار ہو چکے ہیں۔ صدر کینیڈی کا اعلان

ہندوستان کو سفارتی ذرائع سے امریکی عوام کے احساسات پہنچا دیئے جائیں گے

واشنگٹن ۱۶ جون۔ امریکہ کے صدر کینیڈی نے بتایا کہ ہندوستان میں متعین امریکی سفیر مسٹر گالبریتھ جو صلاح مشورہ کرنے آج کل واشنگٹن آئے ہوئے ہیں۔ جب دہلی واپس جائیں گے تو حکومت ہند کو روسی طیاروں کی خرید کے بارے میں ہمارے نقطہ نگاہ سے آگاہ کر دیں گے اور پھر ہمیں حکومت ہند کے ارادوں سے مطلع کریں گے۔ صدر کینیڈی نے کل اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس معاملہ میں کوئی بلیک میلنگ کا پہلو ہے تو بعض ہندوستانی حلقوں پر شبہ کے واقعی اسباب واضح ہیں جو مغربی ملکوں سے جٹ طیاروں کی سودے بازی کرنا چاہتے ہیں۔ دولت مشترکہ کے تعلقات کے پیش نظر برطانیہ بھی اس مسئلہ کو بڑی احتیاط سے طے کرنے پر مجبور ہوگا اور جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے ہم اس کی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ امریکی عوام نہرو حکومت کی پالیسی کے بعض پہلوؤں سے بیزار ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات سے کوئی خاص پریشانی نہیں ہوگی کہ ہندوستان ماسکو کے ایم۔ آئی۔ جی جٹ طیاروں کا سودا کرے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سفارتی سطح پر ہندوستان کو امریکی عوام کے احساسات سے آگاہ کر دیں گے۔ صدر کینیڈی نے کہا کہ حکومت امریکہ دوسری دوست قوموں سے بھی ہندوستان کے ان ارادوں کے متعلق صلاح مشورہ کر رہی ہے۔ مسٹر کینیڈی نے اس بات کی پر زور الفاظ میں تردید کی کہ امریکہ روس پر اچانک حملہ کی تیاری کر رہا ہے۔

چین میں غذائی قلت ختم کرنے کیلئے امریکہ امداد نہیں دیگا

واشنگٹن ۱۶ جون۔ صدر کینیڈی نے کہا ہے کہ یہ بات خارج از امکان ہے کہ اشتراکی چین کو غذائی قلت پر قابو پانے کے لئے امداد دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ چینیوں کا رویہ امریکہ کے ساتھ انتہائی معاندانہ ہے اس نے امریکہ کو اصل حالات سے بھی مطلع نہیں کیا کہ اسے واقعی امداد کی ضرورت بھی ہے یا نہیں۔ اس لئے اس امداد کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

۱۸ جون سے مرکزی بجٹ پر قومی اسمبلی میں بحث ہوگی

راولپنڈی ۱۶ جون آئندہ سال کے مرکزی بجٹ پر عام بحث اس وقت ہوگی جبکہ قومی اسمبلی کا اجلاس ۱۸ جون کو ایوب ہال میں پھر شروع ہوگا۔ اس ہفت روزہ ایجنڈہ کے مطابق جو اسمبلی کے سکرٹریٹ کے ممبروں میں تقسیم کیا ہے پہلے دو دن میں روزانہ سات گھنٹے جو دو اجلاسوں پر منقسم ہیں بجٹ پر عام بحث کے لئے وقف ہوں گے ۲۰ اور ۲۱ جون کو اسمبلی ان اخراجات پر بحث کرے گی۔ جو مرکزی استحکام کے فنڈ سے متعلق ہیں اس کے بعد اسی روز مطالبات زر پر جو نئے اخراجات کے علاوہ ہیں بحث ہوگی۔ اور اگر کوئی قرارداد ہوئی تو اس پر ووٹنگ ہوگی نئے اخراجات سے متعلق مطالبات زر پر ۲۲ جون کو بحث شروع ہوگی۔ اور اگلے دن تک جاری رہے گی۔ ۲۴ جون آئین کے آرٹیکل ۴۲ کے فقرہ ۲ کے تحت آنے والی قراردادوں پر بحث ہوگی ۲۷، ۲۸ جون کو نئے بجٹ کی تجاویز پر مشتمل مالی بل پر غور کر کے منظور کیا جائے گا۔

ضرورت لیڈی لیکچررز برائے نصرت گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ

نصرت گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ میں مندرجہ ذیل خالی آسامیاں پُر کرنے کے لئے لیڈی لیکچررز کی ضرورت ہے۔

کوالیفیکیشن :۔ I یا II کلاس ایم اے

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ ۲۶۵-۱۵/۳۷۵-۱۵-۴۰۰ علاوہ گرانی الاؤنس ۴۰/- روپے ماہوار دی جائے گی۔ درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیق امیر جماعت مورخہ ۵ جولائی ۱۹۶۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

۱۔ لیکچرار اردو	۶۔ لیکچرار انگریزی
۲۔ " ہسٹری	۷۔ " فارسی
۳۔ " جغرافیہ	۸۔ " ریاضی
۴۔ " عربی	۹۔ " فلاسفی
۵۔ " اکنامکس	

(ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

مجاہدین دفتر دوم تحریک جدید کیلئے لمحہ فکریہ

دفتر اول کے مجاہدین انیس سالہ دور کے بعد آٹھ نو سال کے عرصہ میں پانچ ہزار سے تین ہزار کی تعداد میں رہ گئے ہیں گویا چند سالوں کے بعد دفتر دوم نے اشاعت اسلام کے بوجھ کو پوری طرح اپنے کندھوں پر اٹھا لینا ہے۔ سو دیکھنے والی بات یہ ہے کہ مجاہدین دفتر دوم اپنے مستقبل کے لئے کیا تیاری کر رہے ہیں ذیل میں چند تجاویز عرض کی جاتی ہیں جن پر عمل کر کے انشاء اللہ دفتر دوم کے مجاہدین اپنے فرض منصبی میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

۱۔ ہر مجاہد اپنے گھر میں اور پھر ہر گھر اپنے محلہ میں یہ جائزہ لے کہ کوئی فرد اس مالی جہاد سے محروم تو نہیں؟

۲۔ ہر مجاہد اپنی مالی حیثیت کا جائزہ لے اور اگر اس کا وعدہ اس کی ماہوار آمد کے پانچویں حصہ سے کم ہو تو اس میں کم از کم اتنا اضافہ ضرور کرے کہ اس کا وعدہ مذکورہ معیار کے برابر ہو جائے۔ یاد رہے کہ یہ معیار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہی بیان فرمودہ ہے۔

۳۔ ہر مجاہد اس اہم اور بابرکت دستاویز کے حصول کے لئے جو انیس سالہ سرٹیفکیٹ کے طور پر انشاء اللہ تعالیٰ ۱۹۶۴ء کے بعد جاری کئے جائیں گے۔ پوری پوری کوشش کرے اور ۱۹۴۵ء سے سال رواں تک اگر کوئی سال چندہ سے خالی ہو تو اس کی تلافی کرنے کا انتظام کرے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۱۵/۶/۶۲ کو بعد نماز عصر مسجد دار الرحمت غربی (غلہ منڈی ربوہ) میں میرے لڑکے عزیزم کرامت اللہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ آمنہ خاتون بنت قریشی ... حسین صاحب محلہ سیلانی ٹولہ (بریلی ریو۔پی انڈیا) بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے پڑھا اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی قدسی نے دعا کرائی۔ بزرگان سلسلہ، درویشان قادیان و دیگر احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

(ولایت حسین دکاندار محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)

لاہور میں برطانیہ کے نئے ڈپٹی ہائی کمشنر

لاہور ۱۶ جون۔ لاہور میں برطانیہ کے نئے ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر آر جی برٹین نے اپنا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ آپ اپنی اہلیہ کے ہمراہ بدھ ۱۳ جون کو پشاور سے لاہور پہنچے تھے مسٹر برٹین کو مسٹر ڈی جے سی کرالی کی جگہ لاہور میں برطانیہ کا ڈپٹی ہائی کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔

ضرورت پرنسپل برائے نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ

نصرت ہائر سیکنڈری سکول ربوہ کے لئے ایک محنتی اور تجربہ کار پرنسپل کی ضرورت ہے جو کہ کالج کا نظم و نسق بخوبی چلا سکتی ہوں۔

کوالیفیکیشن { ایم اے یا ایم اے۔ بی ٹی / I یا II کلاس }

تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی۔

درخواستیں معہ نقول اسناد و تصدیق امیر جماعت مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)